اخبار نور افشاں لودیانہ

اخبار
صداقت تمہید
ہر پنجشنبہ کو شائع ہوتا ہے
[illegible]

[illegible]

نور چھپا نور افشاں اور آنکھ کردش پہنچی سیاہی دل اور بینی کہ سب گئی اندہی شب

جو ظاہر نور حقیقی ہوا کہ دنیا میں ہر ایک شخص کو روشن کرتا ہے

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۱ — مطبوعہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

محاکمہ

درباب شاستراتھ مورتی پوجن موقوعہ موضع گنور ضلع بدایوں مابین ہنود و آریان

بملاحظہ اخبارات کوہ نور لاہور و آریہ گزٹ فیروزپور مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۸۸۹ء واضح ہوا کہ ہر دو فریق ہنود و آریان نے قریب مقام گنور ضلع بدایوں دربارہ جواز و عدم جواز مورتی پوجن باہم شاستراتھ کیا نتیجہ بحث کا ہر دو اخبارات ایک دوسرے کے برخلاف ظاہر کرتے ہیں معلوم نہیں کہ ناظرین ہر دو اخبارات ایک ہی واقعہ کو دو پیرایہ میں دریافت کر کے کس درجہ تک حق و باطل کی تمیز کرتے ہیں سر بگریبان اور دست بزنخداں ہوتے ہونگے جبکہ ہم آپ اسی خلجان میں مبتلا ہو رہے ہیں پر تو بھی بقول کسی شاعر کے ؎

بہر رنگیکہ باشد جامہ پوشند
من انداز قدشان می شناسم

اگرچہ موقعہ واردات پر ہم موجود نہ تھے تاکہ فیصلہ ثالثانہ میں دقت واقع نہ ہوتی لیکن بفضلہ تعالیٰ ہمکو ایک ایسی معیار عقل عطا ہوئی ہے جس پر ہر دو اخبارات کی طرز تحریر کے کندن کو کسکر بتا سکتے ہیں کہ کھرا سونا کون ہے اور کھوٹا کون کوہ نور کے طرز تحریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کاتب مضمون نے لکھتے وقت سادگی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا قریب قریب انکی لکھائی کا انداز وہی ہے جو ایک غیر متعصب آزاد وقائع نگار کے لئے موزون ہے ہم اپنے اس دعوے کی تائید میں کوہ نور کا ذیل والا فقرہ ناظرین کے روبرو پیش کرتے ہیں وہ لکھتا ہے کہ بیشک اسمیں شک نہیں کہ شدہ حقیقت پرش کا کوئی سروپ نہیں ہے مطلب یہہ کہ خدا کی کوئی صورت نہیں جسکی مورت بن سکے ۔ پس مورتی پوجن کے حامیوں سے ایسے الفاظ جو مورتی کھنڈن پر صاف دلیل قاطع ہیں سرزد ہونا کیا ہمارے مدعا کے شاہد نہیں کہ کوہ نور والے مضمون میں کسی قسم کا تغلب و تصرف عمل میں نہیں آیا ۔ لیکن آریہ گزٹ کا مضمون عنوان ہی سے بآواز بلند پکار رہا ہے کہ جو کچھ اسکے وقائع نگار نے لکھا ہے محض بناوٹ ہے یہہ کیسی بات ہے کہ ساری ہی باتوں میں آریہ فتحمند رہے کہیں ذرا بھی زبان کو لکنت نہوئی جب دو فریق مخالف بحث کرتے ہیں تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدہ بات میں یہہ اور ایک آدہ بات میں وہ ہارتے جیتے ہی رہتے ہیں یہہ بالکل خلاف عقل ہے کہ آریوں کا منہہ دیکھتے ہی بھارت دہرم مہا منڈل کے جنرل سکرٹیری کا رنگ فق ہو گیا باوجود دیکہ ہندوں کی فتحنامہ پر قریب انچاس ہندوں اور اسی قدر بلکہ پچاس مسلمانوں کے دستخط ہوئے اور الوداعی جلسہ منشی رام پرشاد صاحب تحصیلدار کے مکان پر ہوا جہاں

پنڈت دینیال شرما اور پنڈت گوبند رام شاستری کا شکریہ ادا کیا گیا اور باشندگان گنور جو آریہ ہو گئے تھے انہوں نے بھول پر سارک تحریری اقرارنامہ داخل کیا کہ آپ کے بیاکھیان سے ہم اپنے سناتن دھرم پر پھر یقین لائے اب آریہ گزٹ کا یہہ کہنا کہ حاضرین جلسہ نے آریہ دھرم کے ست ہونیکا آوازہ فتحیابی بلند کیا اور سری سوامی دیانند سرسوتی جی کی جے بول اٹھے ہم پوچھتے ہیں کہ آریہ دھرم کے سچ ثابت ہونے پر دیانند کی جے کیوں پکاری گئی۔ کیا یہہ ہندؤں کے راجہ رامچندر کی جے اور ماکھن چور کی جے سے کچھہ کمتر بت پرستی ہے۔ پھر خدائی مذہب کی صداقت ثابت ہونے پر خدا کی جے بولنا چاہئے یا ایک انسان ضعیف البنیان سرتاپا گنہگار کی عزت وجلال کے اظہار سے خدا کی بیعزتی کرنا آریوں کا پرم دھرم ہے مگر خدا کے الہامی کلام بائبل میں تو صاف لکھا ہے کہ پس تم کھاتے یا پیتے یا جو کچھہ کرتے ہو سب خدا کے جلال کے لئے کرو۔ ۱ قرنتیوں ۱۰-۳۱ اور یہہ کہ ہمارے وسیلہ خدا کا جلال ظاہر ہو ۲ قرنتیوں ۱-۲۰ لیکن یہہ آریہ کیسے انسان پرست ہیں کہ جنکے وسیلہ سے دیانند کی بزرگی ہوتی ہے اور ایشر کی بیعزتی کاش کہ آریہ لوگ اس سنیاسی بت کو بغلوں سے نکال پھینکیں اور خدا کی بادشاہت میں یسوع مسیح کے وسیلہ سے حقیقی ایشور تک پہنچ جائیں۔ اے عزیز آریو کیوں سنگین دیوار کی بنیاد ریت پر بنایا چاہتے ہو ہرگز خدا پرستی کو وید سے علاقہ نہیں۔ اور اے ہمارے عزیز برادران ہندو و صاحبان باوجودیکہ آپ اس تحریر میں اقرار کر چکے کہ اس میں شک نہیں کہ شدہ چیتن پرمیشر کا کوئی سروپ نہیں مگر پھر بھی کسی لفافہ کے حیلے حوالہ سے خواہ مخواہ مورتی پوجن پر یقین کر بیٹھنا کیسی ہٹ دھرمی ہے۔ آپ کی اس دلیل سے آریہ یہہ فخر کرتے ہیں کہ ویدوں میں بت پرستی اس لئے نہیں ہے کہ انکے مخالف ہندوں نے اقرار کر لیا کہ شدہ چیتن پرمیشر کا کوئی سروپ نہیں یہہ تو صرف آفتاب صداقت کی روشنی کی ذرا سی جھلک ہے ورنہ خدا پرستی اور وید کی عناصر پرستی یعنی بت پرستی ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ غرضکہ اس مباحثہ سے ہر دو فریق کو مستفید ہونا چاہئے وید دونوں کے واسطے ہے بہل بائبل میں صاف حکم ہے کہ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہو تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا تو انکے آگے اپنے تئیں مت جھکا وغیرہ خروج ۲۰-۴ و ۵ دیکھو ایسے احکام صاف لفظوں میں ہونے چاہئیں نہ مثل آپ کے الفاظ کے ہیر پھیر میں مورتی پوجن کا خواہ کھنڈن کرو خواہ منڈن آیندہ آپکو اختیار ہے

خدا اور انسان میں کیا رشتہ ہے

سب سے اول انسان پر یہہ فرض ہے کہ وہ اپنے اور خدا کے درمیان جو رشتہ ہے اسکو نہایت ہوشیاری سے دریافت کرے اور سمجھے کہ خدا اور اس کے بیچ میں کیا رشتہ ہے اور اس رشتہ کو دونوں کے درمیان کیا علاقہ ہے جب تک یہہ معلوم نہو گا تب تک ممکن نہیں کہ انسان اپنی پیدائش کی علت غائی کو سمجھکر شقاوت ابدی سے بچکر سعادت سرمدی کو فائز ہو پس سب رشتوں سے اول اور مضبوط اور بدیہی رشتہ جو انسان اور خدا کے درمیان عقلاً اور نقلاً قرار پاتا ہے وہ یہہ ہے کہ خدا خالق اور انسان مخلوق ہے باقی اور رشتہ مثلاً رزاقی پروردگاری رحمت عدالت حفاظت وغیرہ سب اسکے بعد ہیں اگر پہلا ہی رشتہ خدا اور انسان میں ثابت نہوا تو اور رشتہ جو اسی اصل کے فرع ہیں کیونکر ثابت ہونگے اور یہہ ممکن نہیں کہ کوئی شے بغیر پیدا کئے خود بخود پیدا ہو جائے دیکھو عمارت بغیر معمار اور میز کرسی چارپائی بغیر نجار اور چھری چاقو توا کڑاہی بغیر لوہار کبھی نہیں بن گئے۔ تو پھر انسان بھی بغیر خدا کے اپنے آپ نہیں بنگیا ضرور خدا نے اسے بنایا۔ اور انسان کے بنائے جانے سے ہماری مراد کل اعضائے جسمانی و روحانی سے ہے جس کی ترکیب کو معہ ان تمام اعضا کے انسان کہتے ہیں۔ نہ صرف جسم جس میں روح نہو یا سر نہو یا ہاتھہ یا پاؤں نہو اور نہ یہہ مراد ہے کہ سارا بدن خدا نے بنایا مگر سر اپنے آپ بنگیا یا پاؤں ازل سے ہیں بلکہ سب کچھہ جسپر انسان کا اطلاق ہوتا ہے خدا نے بنایا فرض کرو کہ انجن بنایا گیا مگر اسکی طاقت رفتار نہیں بنائی گئی یا گھڑی تو بنی مگر بال کمانی بغیر بنائے بن گئی کیا یہہ عقیدہ درست ہوگا ہرگز نہیں۔ تو پھر آریہ لوگوں کا یہہ سدھانت کہ انسان کا جسم تو مخلوق ہے مگر روح غیر مخلوق ہے کہاں قبولیت کے لایق ہے۔ اور جس حال میں کہ روح جو انسان کا اصلی جزو ہے وہی خدا کی بنائی ثابت نہیں تو پھر خدا کو ہمارے اوپر کیا دعوی ہے کہ ہم اسکی عبادت کریں یا انکے حکموں پر عمل کریں۔ کیونکہ ہم اسکی مخلوق نہیں اور جب مخلوق نہیں تو بدرجہ اولی وہ ہمارا نہ رزاق ہے نہ حافظ ہے۔ پھر ناحق آریہ بھائی پرمیشر پرمیشر پکارتے ہیں اس کو ان سے علاقہ ہی کیا ہے جیسا وہ ازلی ویسے ہی وہ بھی ازلی ہیں اور جو ازلی ہے وہ لامحالہ ابدی بھی ہوگا ناحق چوراسی لاکھہ جون کا آواگون اپنے سر پر اٹھا لیا ہے۔ اسے سر سے اتار پھینکو اور اس خدا پر ایمان لاؤ جو مردوں کا خدا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے متی ۲۲-۳۲

وید کی بے ثمری

جہاں ایک طرف آریوں کا یہہ دعوی ہے کہ وید میں جملہ علوم و فنون مندرج ہیں وہاں دوسری طرف ان کا اس بات پر پھولے نہ سمانا عقلمند انسان کو کیسا تعجب میں ڈالتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ولایت میں ایک ڈاکٹر صاحب نے کوئی درخت ایسا دریافت کیا ہے کہ جسکے چھال سے کچھہ اور اجزا ملا کر بہت عمدہ خوشنما مضبوط چمڑا بن سکتا ہے اور اس چمڑے کا جوتہ بھی اچھا اور پایدار رہیگا اور اس ایجاد پر انگریزوں کی عقل پر واہ واہ کر کے یوں دعا کرتے ہیں کہ پرمیشر جلد ڈاکٹر صاحب کو اس ایجاد میں کامیاب کرے تاکہ ہندوستان سے گاؤکشی جاتی رہے۔ مگر ہم عرض کرتے ہیں کہ آریہ بھائی

کیوں ڈاکٹر صاحب کی تعریف کرکے اُن کے ایجاد کی تکمیل کے واسطے پرمیشر سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کیا وید میں ایسے چمڑے کی ایجاد نہیں درج ہے کیوں نہیں جھٹ پٹ بازار سے خرید کرکے چمڑا تیار کر دکھا دیتے ہیں۔ اور ڈاکٹر صاحب کا سرقہ ثابت کریں کیونکہ یہہ اُنکی ایجاد نہوگی بلکہ انہوں نے وید ہی میں دیکھکر یہہ دعویٰ کیا ہوگا۔ افسوس صد افسوس بیچارے انگریز برسوں خاک چھانکر ہزارہا روپیہ برباد کرکے تو ایک نئے ایجاد کریں اور ہمارے آریہ بھائی ذرا زبان ہلاویں کہ یہہ سب کچھہ تو وید میں درج ہے خیر اب ہم ایک بات اور کہا چاہتے ہیں کہ اس ایجاد ڈاکٹر صاحب سے چمڑا اونی کرلو کہ بنگیا مگر گوشت خوروں کے واسطے بھی تو کوئی ترکیب ایجاد ہونا چاہئے کہ بغیر ذبح گاؤ کے گوشت بھی مثل گائے کے بن جایا کرے تب تو البتہ گاؤ کشی بند ہو سکتی ہے یقین کہ ہمارے آریہ بھائی ضرور وید میں سے کوئی نسخہ گوشت بنانے کا نکالکر لوگوں کو دکھا دینگے کہ دیکھو ناحق انگریز لوگ فکر کرتے ہیں وید میں سب کچھہ موجود ہے۔

آج کے صیغہ منقولات میں ناظرین ایک مضمون ملاحظہ فرمائینگے جسے ہمارے معزز ہمعصر ایڈیٹر دھرم جیون لاہور نے پادری ٹی ولیم کے مضمون متعلقہ نیوگ منتہو پنجاب مشن نیوز کی بابت آزادی کے ساتھہ رقم فرمایا ہے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ پادری صاحب کے مضمون انگریزی کا ترجمہ ۱۷ اکتوبر سنہ رواں کے نور افشاں میں شایع کرینگے ایڈیٹر

الوداع

ناظرین معاصرین نور افشاں و اڈیٹران ان اخبارات جن سے نور افشاں کا معاوضہ ہے بندہ کیدار ناتھہ اسسٹنٹ اڈیٹر آپ صاحبوں سے رخصت ہوتا ہے کیونکہ ۱۰ اکتوبر کو مدرسہ علم الٰہی سہارنپور کھلیگا جو کچھہ کہا سنا ہوا ہے معاف کیجئے۔ اور آیندہ کوئی تحریر متعلق اخبار بندہ کے نام نہو بلکہ میرے احباب نجی کے خطوط مندرجہ ذیل پتہ سے روانہ فرمائیں

زیادہ سلام۔ سلام۔ سلام۔ کیدار ناتھہ طالب علم مدرسہ علم الٰہی

سہارنپور ۱۰ اکتوبر ۱۸۹۹ء

مراسلات

بائبل کے مخالف جھوٹے

مقدور ہمیں کب تیرے وصفوں کے رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا
جس مسند عزت پہ کہ تو جلوہ نما ہے
کیا تاب گذر ہووے تعقل کے قدم کا

انسان جو سہو کا مضغہ ہے اور تمام عمر غلطی پر غلطی بھول پر بھول کرتا رہتا ہے اور بعد از مرگ چند دن کے لئے یاد آتا ہے اور پھر نسیاً منسیاً ہو جاتا ہے اُس کی کیا بضاعت کہ وہ اسرار ربانی کے باریک اور دائم السطح راستہ پر بغیر ہدایت قدم تعقل دھرے اور نگرے۔ اگر کوئی عقلمند ایک انچ کا پیمانہ بناکر کلکتہ اور لندن کے درمیانی فاصلہ کو پیمایش کیا چاہے تو دیکھنے والے ضرور ایسے دور اندیش کی عقل پر قہقہہ مارینگے کیونکہ تو یہہ امکان ہو سکتا ہے کہ اس عقل کے دشمن کی عمر کا پیمانہ ہونے تک وفا کریگی اور نہ یہہ گمان ہو سکتا ہے کہ اگر بفرض محال عمر کا طول پورا بھی نکلے تو اسکو وہ سامان اور اسباب میسر آئینگے جن سے راستے کے خطرات و خدشات پر غالب آسکے۔ بلکہ برعکس اسکے یہہ نظر آتا ہے کہ یہہ پیمانہ مصیبتوں کے تیز کنارونے گھس گھس کر انجام کار ٹوٹ جائیگا۔ کوسوں تک کا سمندر۔ سمندر میں کی ہزاروں بلائیں۔ زادراہ کی کمیت۔ امداد کی قلت وغیرہ حوادث ناگزیر سے بغیر کشتی کیونکر بچیگا۔ اسی طرح اُس آدمی کا حال ہے جو عقل کے سریع الزوال دولت لیکر خدائے حی القیوم کی ہستی بے بدل کا سراغ لگانا چاہتا ہو۔ پہلے چادر کے پیچھے کو جاننا چاہئے اور پھر پاؤں پھیلانیکی تدبیر کرنا چاہئے کہاں خدائے بے ہمتا کہاں آدمی خطا کا شکار۔ کہاں وہ ہستی جبکہ ہمیں یوں تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ خالق الافلاک صانع الموجودات ہے کہ وہی مرکز نور ہے جسکے اردگرد سیارگان گھوم گھوم کر روشنی پاتے ہیں کہ وہ ایسا کاریگر ہے جسکے دست قدرت نے ستاروں کو ایسی ترتیب اور استقامت بخشی ہے کہ وہ زمانوں سے بے ستون معلق کھڑے ہیں۔ آدمی اور چیونٹے میں تو بلحاظ قدر و منزلت کچھہ نسبت ہے لیکن خدائے لا محدود اور انسان میں کچھہ بھی نسبت متصور نہیں ہو سکتی تو پھر ایسے خدا کو جو نادیدنی ہے عقل اور علم کی آنکھہ کیونکر دیکھہ سکے اگر منطق ہے تو منطق اُسیقدر کارگر ہو سکتا ہے جہانتک اُسکا دایرہ ہے اگر طبعیات ہے تو اُسیقدر کارآمد ہوگا جہانتک اُسکا حوصلہ ہے اگر کیمیا ہے تو کیمیا اُسیقدر عمل درآمد ہو سکیگا جہانتک مفرد و مرکب کی قید ساتھہ ہے لیکن ہم تو خدا اُسی کو کہتے ہیں جو ان تمام قیود سے مبرا ہے۔ منطق کے نشیب و فراز کو امتحان کرو کہ منطقیوں کی آرا میں ہی کسقدر اختلاف ہے۔ کوئی منطق کی تعریف کسطرح کرتا ہے اور کوئی کسطرح۔ کوئی کہتا ہے کہ منطق صرف خیال کو درست کرنے کا فائدہ دیتا ہے کوئی کہتا ہے نہیں یہہ غلط ہے اور منطق صرف اسی حالت میں واجب الاستعمال ہے جبکہ اُسکا عود ان اشیاء پر ہو جو واقعی موجود ہیں۔ غرضیکہ کوئی کسی مسئلے کو کسی طرح بیان کرتا ہے اور کوئی کسطرح۔ اب جبکہ اس آلہ میں جسکی مدد سے ہم ایک نادیدنی شے کو دریافت کیا چاہتے ہیں ایسے نقص موجود ہیں کہ اسکو استعمال کرنیوالے بالاتفاق یک زبان نہیں تو ہم اُسکے نتایج پر کیونکر تکیہ کر سکتے ہیں اور پھر جبکہ یہہ دیکھتے ہیں کہ جیسا زبردست ملحد منطقی یہہ ثابت کرتا ہے کہ خدا نہیں ہے (لاحول ولا) ویسا ہی عالم دیندار منطقی یہہ ثابت کرتا ہے کہ خدا ہے الحمد للہ۔ تو کیوں اُس دلیل کو نہ مانیں جو خیر بجانب ہو۔ اگر خدا نہو اور ہم کہیں کہ ہے تو ہمارا کیا نقصان اور اگر ہو اور ہم کہیں نہیں تو بیشک ہمارا بہت برا حال ہوگا بس اگر علم طبعیات ہے تو مادہ لو اور اُسکے پہلو سہلاؤ۔ نجوم ہے تو انجم جہانکو۔ کیمیا ہے تو گھریا ڈھونڈو سونا چاندی

بھلا دیران علموں سے خدا کو معدوم ٹھہرانے کیلئے اُنکے پیچھے کیوں پڑو اُنکے پہچاننے کو اُسیکا کلام ہی۔ کیا خوب کسی دانا نے کہا ہو کہ اگر علم کا عمل درست طور پر نہو تو مثل آبِ و آتش اُس سے بجائے فائدے کے لاکھوں نقصان اُٹھانے پڑتے ہیں بھلا اس سے بڑھکر اور کیا نقصان ہو سکتا ہو کہ انسان اُمید اور تسلی کھو بیٹھے جب آدمی یہہ سمجھ بیٹھے کہ خدا کوئی چیز نہیں تو اُسکے پاس کیا باقی رہا۔ انہیں ایام میں مجھے ایک رسالہ دیکھنے کا اتفاق ہوا جو بریڈ لا لامذہب کی تصنیفات سے تھا۔ اگرچہ چکھنے میں میٹھا تھا لیکن زہر قاتل سے پُر تھا۔ اُسکے لفظوں میں کچھ کچھ وہی مزہ پایا جاتا تھا جو باغ عدن کی اُن دلفریب باتوں میں تھا جنھوں نے ہمارے بھولے باپ کو بہلا لیا۔ لیکن شکر ہو خدا کا کہ وہ اپنے بندوں کو تریاق ہدایت عنایت کرتا ہو جس کے طفیل سے سم الحاد اُنپر تاثیر پذیر نہیں ہو سکتا مگر افسوس اُن نوجوانوں پر جو محض حجت اور بدعت کے لئے اور پھر نہایت شوق سے ایسی زہر آلودہ اور بد اخلاق کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ میں نے اپنا فرض سمجھا کہ میں اُن خیالات کو ظاہر کروں جن کی مدد سے میں اس ہلاہل کی تاثیر سے بچا تاکہ اگر کوئی اس سنکھیے کو چکھکر حالت کشمکش میں ہو گیا ہو شاید ان خیالات کو کام میں لاکر بحال ہو جائے۔ اب ہم اُس رسالے کا لب لباب اپنے لفظوں میں بیان کرتے ہیں مصنف نے الفاظ ”بڑھو اور پھلو“ پر چشمک کی ہی جو خدا نے آدم کو برکت دیتے وقت استعمال کئے تھے اُسکا یہہ اعتراض ہی وہ بڑھنا اور پھلنا آبادی کی ترقی کو کہتے ہیں اور آبادی کی ترقی سے افلاس پھیلتا ہو اور افلاس سے لوگوں کی حالت ردی ہوتی ہو پس یہہ برکت ہو یا اُسکے برعکس۔ چنانچہ زیادہ آبادی کے سبب سے انگلستان کا حال ایسا ہی ہو رہا ہو کہ لوگ افلاس کے ہاتھوں اپنا وطن چھوڑ چھوڑ غیر ملکوں کو جا رہے ہیں غریب غربا کو محنت کا موقع نہیں ملتا مزدوری دستیاب نہیں ہوتی مارے بھوک پیاس کے چلاتے ہیں سینکڑوں بار دربدر پڑے مانگتے ہیں نہیں پاتے۔ ڈھونڈتے ہیں اور اُنکو نہیں ملتا کھٹکھٹاتے ہیں اور نہیں کھولا جاتا کیا بڑھنے اور پھلنے کی برکت دینے والا خدا سو گیا۔ کیا یہہ برکت پولٹیکل اکانومی (ریاست مدن) کے اس اصول سے متفق ہو کہ جہاں تک ہو سکے آبادی کو کم رکھو تاکہ بھوک سے نہ مرو۔ کیا خدا سے یا پولٹیکل اکانومی سے ایسے معاملے میں صلاح لینی چاہئے اور کس کا کہا ماننا چاہئے؟ دیکھنا کہیں ان تڑیوں میں نہ آجائے۔ آؤ تو لفظ بڑھو پر غور کریں کہ کس وقت کہا گیا۔ بائبل اس لفظ کو اُس زمانے سے منسوب کرتی ہو جبکہ دنیا میں صرف دو انسان تھے۔ کیا ایسے وقت میں جبکہ زمین بالکل غیر آباد تھی یہہ برکت زیبا نہ تھی اور کیا اب ساری زمین آباد ہو چکی ہو جو مخالف طعن سے یوں کہہ رہا ہو۔ یورپ صدیوں سے اُٹھ اُٹھ کر امریکہ اور آسٹریلیا و جا رہا ہو وہ اب دنیا کو بڑھا رہا ہو مگر اُسکی راہیں ہماری راہوں سے بعید ہیں۔ یوں نہ کہو کہ افلاس کے مارے اپنا ملک چھوڑ چھوڑ کر چلے جا رہے ہیں شاید اُسنے اس افلاس میں یہہ بھید رکھا ہو کہ آسٹریلیا اور امریکہ کے غیر آباد خطوں کو یورپ کے غریب مسیحیوں سے آباد کرے تاکہ وہ مسیحیت کو ساتھ لیکر جائیں اور جا کر وہاں بسیں جہاں بڑھنے اور پھلنے کو ہنوز جگہ ہو آدمی کون ہو جو اُسکے کام میں دست اندازی کر سکے خدا مثل برتن بنانے والے کے اور آدمی مانند برتن کے یہہ کیا جائے کہ وہ کس برتن کو توڑیگا اور کس برتن کو بنا دیگا خدا انگور لگانے والا اور آدمی انگور اگر وہ اُسکو شاخوں کی طرح کاٹتا چھانٹتا ہو تو وہ یہہ بھی جانتا ہو کہ آئندہ پھل میں کس قدر ترقی ہوگی۔ اور اگر کوئی اُسکے کاٹنے چھانٹنے میں مزاحمت کرے تو پہلے براہ مہربانی یہہ ثابت کر دے کہ کس قدر ٹہنیوں کے پھل لا کر اُس نے اس مزاحمت کا استحقاق پیدا کیا ہو۔ باشندگان اضلاع متحدہ میں سے ہزاروں اسی غریبی کے مارے اپنے وطن سے نکلے تھے جو اب ہر علم اور ہنر میں اقبالمندی میں اپنے پُرانے ہموطنوں سے ایکقدم پیچھے نہیں۔ خدا جو کچھ کرتا ہو ہماری بہتری اور بھلائی کے لئے کرتا ہو۔

پھر دوسرا طعن مخالف کا دعا پر ہو کہ عیسائی دعا کرتے ہیں اور اُنکی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ مصنف رسالے کا یہہ کہنا بجا ہو کیونکہ اُنہوں نے کبھی دعا مانگنے کی تکلیف اُٹھائی اور نہ کبھی مستجاب الدعوات کی بخشش کا تجربہ کیا پر ہر ایک سچا عیسائی کہہ سکتا ہو کہ بیشک خدا دعاؤں کا سننے والا خدا ہو۔ اگر دیندار اُنکی اُن دعاؤنکو جو قبول ہو چکیں کاغذ پر لکھیں تو ممکن ہو کہ جلد پر جلد تیار ہو لیکن اتنا میں بھی کہتا ہوں کہ اگر دعا بدوضعی سے مانگی جائے تو وہ ہرگز قبول نہو گی۔ مانگنا۔ ڈھونڈنا کھٹکھٹانا تب ہی بامراد ہوگا جبکہ اُسکی اُمید یہہ ہو کہ مانگنے والا خدا کا جلال ظاہر کر سکے اور ہمیشہ اُسکے ساتھ خوشحال رہے کہ وہ مسیح کو تہِ دل سے پیار کر سکے اور اپنے بھائیوں کو اپنی طرح۔ کہ وہ بہر حال خدا کے کلام میں مگن رہے خواہ وہ حالت تکلیف کی ہو یا آرام کی چاہے دولتمندی کی ہو یا افلاس کی اور اگر وہ خدا کی مرضی پر تجاوز کرے اُسکی قبولیت میں کمال شک ہو اور نہ کوئی دیندار کبھی ایسی دعا کرتا ہو کہ اے خدا گو یہہ تیری ہی مرضی ہو کہ میں مفلسی کے دکھ سہوں تو بھی میں یہہ چاہتا ہوں کہ مجھکو بار افلاس سے سبکدوش کر کے مالدار اور غنی بنا دے اور اگر کوئی ایسی دعا کرتا ہو تو وہ عبث مغز خالی کرتا ہو کیونکہ یہہ دعا ہرگز سنی نجائیگی۔ مجھے کامل یقین ہو کہ تمام دیندار بلیٹ پرسے دعا مانگنے والے خواہ انگلستان میں ہوں یا امریکہ میں خواہ یورپ میں ہوں یا افریقہ میں اگر انسانیت کے لحاظ سے اور کمزوری کے سبب سے چند روزہ

رنج و عنا سے بچنے کی دعا مانگتے بھی ہوں تاہم یہہ بھی ساتھہ ہی اپنے خداوند کیطرح ضرور کہتے ہونگے "اے باپ میرے میری مرضی نہیں پر تیری مرضی ہو۔" مانگنیوالا بچہ کیا جانتا ہو کہ چھری کٹاری میرے لئے مفید ہو یا مضر پر باپ جانتا ہو کہ مچھلی دوں یا سانپ۔ پھر معترض پولٹیکل اکانومی اور بائبل شریف میں اختلاف دکھلاتا ہو جو بالکل غلط ہو۔ بائبل کسی سائنس یا علم کی مخالفت نہیں کرتی پر ہم بائبل کے بھیدوں کو کسی علم کی امداد و ذریعہ سے کماحقہ دریافت نہیں کر سکتے تاوقتیکہ بائبل کی مدد نلیں۔ اس اعتراض کے جواب سے پہلے ہم اس بات پر غور کریں کہ احکام ربانی کی پیروی سے ہمارا فائیدہ ہو یا خدا کا مثلاً جب ہمیں شراب خوری سے ممانعت کی جاتی ہو اسمیں ہمارا فائیدہ ہو یا خدا کا۔ ہر کس و ناکس اس سے خوب واقف ہو کہ استعمال مسکرات سے کیا نتایج برآمد ہوتے ہیں تو "خون نکرنا" "تو چوری نکرنا" وغیرہ تمام احکام ایسے ہیں جو سراسر صرف ہماری بہبودی کے لئے ہیں۔ جسکو میں خدا کہتا ہوں وہ ایسا خدا ہو کہ جسکے جلال اور بزرگی میں میرے نیک چلن سے ایک رتی بھر ترقی نہیں ہوتی اور نہ میرے بدچلن سے اسکی عظمت میں یکسر مو فرق آتا ہو کیونکہ اسکی قدرت اور جلال ازل سے ابد تک ہمیشہ یکساں ہیں کمال شکر ہو تیرا اے باپ کہ تو میرے فائیدے اور آرام کو اپنا جلال سمجھے اب ہم اس سلسلہ میں اعتراض کی مدافعت یعنے اختلاف کی مدافعت کیا چاہتے ہیں خدا نے جو یہہ حکم دیا کہ "تو زنا نہ کرنا" اسکے عدول کرنے میں کیا قباحتیں متصور ہو سکتی ہیں؟ بے شمار۔ مثلاً اس فعل بد کے ارتکاب سے قوت زائل ہو جاتی ہو طرح طرح کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور بہت سے نقصان پیدا ہوتے ہیں ازانجملہ میں ایک یہہ بھی سمجھتا ہوں کہ اگر یہہ حکم نہوتا تو ضرور آبادی حد سے زیادہ ہو جاتی بیشک خدا نے ہمارے ہی فائیدہ کو مدنظر رکھکر یہہ حکم دیا کہ مبادا آبادی کی کثرت اندازے سے بڑھ جائے یعنے اگر یہہ زنجیر تیار نکیجاتی اور اگر یہہ سرپوش تجویز نہوتا تو دنیا ابل پڑتی یا یہہ دنیا میں بزرلعل آدمی ایسے موجود ہیں جو اسی لگام سے جکڑے کھڑے ہیں اور پھر خدا نے صرف اس حکم پر اکتفا نکیا بلکہ اسنے یہہ حکم بھی دیا کہ ایک جورو سے زیادہ جوروان نکرو۔ کون کہتا ہو کہ پولٹیکل اکانومی اور بائبل میں اختلاف ہو غور کرو کہ ابتدائے عالم سے کیسی مطابقت بائبل اور پولٹیکل اکانومی میں چلی آئی ہو کہ جب دنیا میں لوگ بہت بہت جوروان کرتے تھے اور خدا برداشت کرتا تھا اسیوں آبادی زیادہ ہو گی۔ بنی اسرائیل کا نمونہ اور قوموں نے لیا پھر آخر اس نے یہہ مستقیم ارادہ ظاہر کیا کہ شیرامدگار ایک ہی بس ہو اس سے زیادہ نہو۔ کیا ان باتوں سے یہہ ظاہر ہوتا ہو کہ بائبل پولٹیکل اکانومی سے مطابقت نہیں رکھتی اگر اسکو مطابقت نہیں کہتے تو میں نہیں جانتا کہ مطابقت کس چیز کا نام ہو۔ خدا نے ہمارے فائدے کے لئے سب کچھہ کر دیا اب اگر بنی آدم اپنی شہوانی عادات کو بس میں نرکھے تو خدا کا کیا قصور

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اب کوئی چودہ جوروان کرے یا چار اسکی مرضی۔ کوئی زنا کرے یا بدکاری اسکی رضا۔ پر اگر لوگ خدا کے حکم کے بموجب پرہیزگاری اور صبر سے چلیں تو پھر دیکھیں کہ کس طرح آبادی اسقدر پھیل جائے جو لوگ بھوکوں مریں۔ بس اے عزیزو خداوند کا شکر کرتے ہوئے تھرّاتے ہوئے اپنی نجات کا کام کرتے جاؤ۔

راقم طالب الدین از لاہور

(منقول از دھرم جیون)

پادری ولیمس اور آریہ سماج

کچھہ عرصہ ہوا ریواڑی کے ایک عیسائی پادری مسٹر ولیمس صاحب نے کہ جو سنسکرت زبان کے ایک عالم شخص ہیں۔ اپنے دو آرٹیکلوں کے ذریعہ خود مسٹر گورووٹ ایم۔ اے صاحب کی تحریروں کے حوالہ سے ثابت کیا تھا کہ وید وغیرہ میں بت (مخلوق) پرستی موجود ہو۔ اور دیانندی صاحبان اسکی کوئی معقول تردید نہ کر سکے۔ چنانچہ ہمارے ایک نوجوان کنسٹری ہیوٹر نے بھی مسٹر ولیمس اور مسٹر گورووٹ کے آرٹیکلوں کا خلاصہ لکھکر ہمارے پاس بھیجا تھا۔ اور وہ دھرم جیون کے کسی پچھلے نمبر میں مشتہر ہوا تھا۔ اور ہمارے جن ناظرین نے اُسے غور سے پڑھا ہوگا۔ انہوں نے صاف معلوم کیا ہوگا کہ مسٹر ولیمس کا حملہ بہت درست اور زوردار تھا۔ اُس کے بعد مسٹر ولیمس نے ایک اور آرٹیکل نیوگ کی خوفناک زناکاری کی نسبت لکھکر آریہ پترکا کے ایڈیٹر کے پاس بھیجا اور اُسمیں ثابت کیا۔ کہ نیوگ کی تعلیم خوفناک زناکاری ہو۔ اور اسکی تعلیم دیتے وقت پنڈت دیانند نے جو اسکی تائید میں رگوید کے ایک منتر کے ایک حصہ کا حوالہ دیا ہو وہ جھوٹ اور شرمناک کارروائی ہو یعنے مسٹر ولیمس کے خیال میں اگرچہ ویدوں میں اور کئی خراب باتیں درج ہیں۔ مگر نیوگ کی وہ زناکاری جسکی پنڈت دیانند نے تعلیم دی ہو۔ اور جسکے موافق ایک عورت بشرط اولاد نہ رکھنے کے اپنے شوہر کے جیتے جی ایک اور عورت کے شوہر سے ہم بستر ہو کر بچہ پیدا کر سکتی ہو۔ وید وغیرہ میں ہرگز نہیں ہو۔ اور منتر مذکور میں "دیم" نے جو کچھہ کلام کیا ہو وہ اپنی جوڑی بہن "یمی" کے ساتھہ کیا ہو۔ نہ کہ ایک شوہر نے اپنی بیوی کے ساتھہ پس اس قسم کی کارروائی کرنے میں پنڈت دیانند نے اُن ویدوں کی جنکو وہ ایشور کا کلام کہتے ہیں۔ بہت توہین اور خوفناک جھوٹ بولنے کی مثال دکھلائی ہو۔ اور ایسے جنکی نسبت کہا جاتا ہو کہ "ہم اپنے زمانہ کے ایک ہی ویدک عالم" ہیں وہ اپنے زمانہ میں ویدوں کے خطرناک دشمن ثابت ہوتے ہیں۔ آریہ پترکا نے اس مضمون سے

گھبرا کر اُنکے چھاپنے سے دریغ کیا۔ مگر جب "پنجاب مشن نیوز" کے اڈیٹر نے مشتہر کیا کہ وہ اُسے اپنے آیندہ کے ضمیمہ میں مشتہر کرینگے تو لاچار کچھہ عذر معذرت کرکے ۱۱ ستمبر ۱۸۹۰ء کے آریہ پترکا میں آرٹیکل مذکور چھاپا گیا۔ اور اُسی پرچہ میں مسٹر گورو دت صاحب کی طرف سے اُس کا جواب بھی شایع کیا گیا۔ مگر اِس جواب نے آریہ سماج کی شکست کو بالکل پکا کردیا۔ مسٹر گورو دت نے پادری ویلیم کے الزاموں کو لیکر یہہ دکھلانے کی کوشش کی ہے کہ بائبل کے رو سے آپکے "خداوند" یا حضرت مسیح کی نسبت بھی اسی قسم کے الزام عاید ہوتے ہیں۔ مگر اس سے کیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ بائبل میں بھی ایسا بیان ہے کہ ایک عورت کا جب شوہر مرجاوے اور اُسکے اولاد نہو۔ تو وہ اپنے شوہر کے بھائی سے شوہر کا تعلق پیدا کرکے اولاد پیدا کرالے۔ اب اول تو اِس میں بیوہ کی نسبت اِس قسم کی کارروائی کی ہدایت ہے نہ کہ بیاہی ہوئی عورت کی نسبت۔ جیسا کہ پنڈت دیانند نے تعلیم دی ہے۔ اور پھر دیانندی نیوگ کی طرح ایک عورت کے لیئے اپنے شوہر کے جیتے جی کئی کئی مردوں کے ساتھہ جھک مارنے کی ہدایت نہیں ہے۔ گو جو کچھہ ہے وہ بھی اِس زمانہ کی اعلےٰ اخلاقی تعلیم کے موافق نہیں ہے مگر پنڈت دیانندجی تو اِس انیسویں صدی میں جسکو انگلے "سپروٹر دشٹی" کا زمانہ کہتے ہیں۔ النیور کے نام سے جس +زناکاری کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ پُرانے زمانہ کی اِس قسم کی تعلیم سے لاانتہا درجہ بڑھکر مکروہ اور خوفناک ہے۔ بہرصورت لاہور آریہ سماج کے لیڈر مسٹر گورو دت کے جواب نے دنیا پر ظاہر کردیا۔ کہ آریہ سماج اب اِس مسئلہ کو نہ نگل ہی سکتی ہے اور نہ اُگل ہی سکتی ہے۔ اور جس حالت میں مسٹر مذکور اُنکی ناپاک تعلیم سے انکار نہیں کرسکتے۔ بلکہ مسٹر ویلیم کے اعتراض پر صرف یہہ کہتے ہیں کہ تمہاری بائبل میں بھی تو اِس قسم کی تعلیم موجود ہے۔ بس ہمارے ناظرین معلوم کرسکتے ہیں کہ آریا سماج نے اپنے لیڈر کے ذریعہ اِس مباحثہ میں شکست فاش حاصل کی ہے مگر ہمارے ناظرین یہہ بھی جانتے ہیں کہ مسٹر ویلیم کے لکھنے سے پہلے ہمارے مشن سے نیوگ کی زناکاری کے بارے میں جو ٹریکٹ مشتہر ہوچکا ہے۔ وہ مسٹر ویلیم کے آرٹیکل کی نسبت کہیں بڑھکر مشرح مدلل اور زوردار ہے۔ لیکن اتنا فرق ضرور ہے کہ اُردو میں ہے اور مسٹر ویلیم کا آرٹیکل انگریزی میں ہے کہ جس نے اِسقدر دھوم مچادی۔ خوب ہو کہ ہمارا پمفلٹ بھی انگریزی میں ترجمہ ہوکر مشتہر کیا جاوے تاکہ انگریزی دان دنیا میں اُسکی اشاعت کے ہونے سے اِس الہامی لیکن خوفناک گناہ آلودہ تعلیم اور اُسکی تعلیم دینے اور قبول کرنے والوں کی خوب قلعی کُھلے +

مختلف واقعات

سہارنپور میں گذشتہ محرم میں ہندوں کے تیوہار کے موقع پر پولیس نے چار مسلمانوں کو ایک ٹھوکرے میں گاے کا گوشت رکھتے ہوئے گرفتار کیا جنکو ایک ایک ماہ کی قید ہوئی اب ملزم اپیل کرنیوالے ہیں۔ **کوہ نور**

۵ ستمبر ۱۸۹۰ء بمقام پشاور دکان دھرمسالہ جہاں ہندوں کے سوامی کیشوانند اُداسی ہندو مذہب پر لکچر دے رہے تھے چند اشخاص دیانندی آریہ کچھہ واہی تباہی کلمات زبان سے نکالنے پر لات اور گھونسوں سے پیٹے گئے۔ **رہنما** (**نور افشاں**) بھارت سدھار پرچار

کیرانہ ضلع مظفرنگر کے پٹھانوں نے تعزیوں کو گشت سے روکنا چاہا تھا انجام یہہ ہوا کہ ہتکڑیاں پہنا کے پاپیادہ ضلع کو روانہ کیئے گئے اور تعزیوں کو حسب معمول گشت کرایا گیا۔ اِس پر صاحب اخبار الاخیار دہلی کی یہہ رائے ہے کہ افسوس نام کے مسلمان اب بھی ایسے سنگدل موجود ہیں جو شمر و یزید کی سُنت ادا کرتے ہیں مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا از روے شرع محمدی تعزیہ داری کو بدعت سیئہ سمجھنا محمد صاحب کی سُنت ادا کرنا نہیں ہے

جموں میں متصل منڈی ایک حجام اور کہار کے مابین بوقت طلب اُجرت حجامت تکرار ہوگیا حجام نے ناخن گیر کہار کے سینہ میں مارکر سوراخ کردیا کہار رہرو ملک عدم ہوا اور حجام حوالہ پولیس (**نور افشاں**) خبری جائے پردھڑی نجائے اسیکو کہتے ہیں **اخبار**

لکھنؤ چھاونی دلکشا میں ایک حادثہ عجیب و غریب ہوا کہ توپخانہ اور پلٹن کے گوروں میں کسیقدر روپیہ کے معاملہ میں بحالت نشہ بڑی جنگ وجدل کی نوبت پہنچی کرتوپیں بھر بھر چڑھ گئیں لیکن اتنا غنیمت ہوا کہ جنرل صاحب فوراً موقع واردات پر پہنچے اور جھگڑا فرو کردیا **منہ**

پروفیسر تہولک صاحب فرماتے ہیں کہ حال کی صدی میں جسقدر یہودی خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے اُسقدر جب سے دین عیسوی شروع ہوا دے ایمان نہ لائے اس صدی میں ایک لاکھہ یہودی مسیحی ہوئے مردوزن (**نور افشاں**) جو لوگ مسیحی دین کی صداقت یہودیوں کے ایمان لانے پر منحصر سمجھتے ہیں وے اس کو غور سے پڑھیں

علیگڈہ میں ہیضہ کثرت سے پھیلا ہوا ہے ہر ہفتہ قریب چار سو آدمی ضایع ہوتے ہیں شہر مذکور میں جیسا چاہیے صفائی نہیں پائی جاتی سڑک گلی اور کوچوں کے میلے رہنے اور جھیل تالاب وغیرہ کے گندے پانی کی بدبو کے باعث وہاں یہہ وبا ہے **مخزن** (**نور افشاں**) ممبران میونسپل توجہ کریں تو خوب ہو

خبریں

آریہ سماج امبہ باد کے دو ممبر آریہ مذہب سے مستوفی ہوئے۔ رادی چند عرصہ تک تانتیا بھیل

+ یہہ سراسر دھوکا دہی ہے بائیبل میں ہرگز ایسی تعلیم نہیں ہے۔ ایڈیٹر

کی تحقیقات شروع نہو گی کیونکہ گواہ دور دراز سے بلائے جائینگے اخبار ریاست اندور کے راجہ رام ساہو کلر کو تانتیا بھیل کے ہمراز ہونیکے جرم پر سات برس کی قید اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا۔ بنگال میں ایک فقیر نے بیس ہزار روپیہ ایک پل بنوانیکے لئے دیا ہے۔ رہتک کے فساد کے بانی بنئے نکلے۔ ترکی فوج کیواسطے گھوڑے بجائے عرب کے جرمنی سے منگوائے گئے۔ ملکی فوج کے کمشنر صاحب انگلستان میں بیمار ہیں۔ مخزن الہ آباد میں اڈیٹروں کی ایک ایسوسیشن قایم ہوئی ہے۔ سہارنپور میں ایک وکیل پر پچیس روپیہ جرمانہ ہوا۔ جالندھر میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی کی دختر بحالت فقیرانہ آئی ہے۔ برلن میں ایک روسی لڑکی گیارہ سالہ ہے لیکن ۳ گز لمبی ہے۔ نیمروز

بپتسمہ کی خبریں

بمقام راج پور علاقہ ڈیرہ دون بتاریخ ۲۶ ستمبر بدست پادری ایس جے بلوٹ صاحب چار شخصوں کو بپتسما ہوا ۱۴ ستمبر بمقام مذکورہ دو شخصوں کو بپتسما ہوا بمقام دوارا ہاٹ گاؤں بتاریخ یکم ستمبر بدست جناب پادری ڈی گریون صاحب پانچ شخصونکو بپتسما ملا۔ کوکب بمقام جلال آباد بتاریخ ۱۷ ستمبر بدست پادری آر ہاسکنز صاحب چار شخصوں کو بپتسما ملا بتاریخ ۲۳ ستمبر بمقام بریلی سرائے چھید الحل بدست پادری فضل اللہ صاحب پانچ شخصونکو بپتسما ملا بتاریخ ۴ ستمبر بمقام کاشی پور بدست پادری لطرین صاحب چھ شخصونکو بپتسما ملا

تار کی خبریں

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ ٹائمز میں ایک مضمون چھپا ہے کہ سلطان کے فرمان سے رومی فوج کے امن رکھنیوالے پیادے سپاہی دو لاکھ پچاس ہزار سے گھٹا کر ایک لاکھ کئے گئے ہیں۔ جس سے بجٹ کی میزان پوری ہو گئی ہے۔

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ اس بات کی تصدیق ہوئی ہے کہ پرنس البرٹ وکٹر برہما کا دورہ بھی کرینگے۔ ہز رایل ہائینس ایتھنز میں ڈیوک آف سپارٹا کی شادی میں شریک ہونیکے بعد نہر سویز پر جہاز اوشیانا میں سوار ہونگے۔

برلن ۲۸ ستمبر۔ کپتان وسمن نے پرنس بسمارک کو رپورٹ کی ہے کہ مشرقی افریقہ کے جرمنی حصہ سے غلاموں کا باہر جانا بالکل بند کر دیا گیا ہے۔

جبلپور ۲۹ ستمبر۔ تانتیا بھیل پر پہلے الزام کی تحقیقات ۲۰ تاریخ کو ساڑھے گیارہ بجے کمشنری کے مکان میں مسٹر اسمی صاحب ڈپٹی کمشنر نے شروع کی۔ عدالت کے کمرہ میں ہجوم تھا اور گرد و نواح کے بیچ میدان میں تماشائیونکو کھڑے ہونیکے لئے جگہ نہیں ملتی تھی قیدی کے گرد سواروں اور پیادوں کا ننگی تلواروں اور سنگینوں کے ساتھ پہرہ تھا۔ اور قیدی کو روز روشن میں ہتھکڑی لگا کر دو پولیسمین پکڑے رہتے ہیں۔

تمام گواہوں نے ملزم کو پہچانا کہ یہی تانتیا ہے

پہلی شہادت ایک راجپوت نرسا مالودی کی تھی اُسنے کہا میں بارہ سال سے ملزم کو جانتا ہوں وہ پٹیل کے بیٹے کو اُٹھا کر لیگیا تھا اور اُسکی رہائی کے واسطے دو سو روپیہ مانگتا تھا۔ میرے بیٹے موہن نے جو تین روز اُسکے تعاقب میں رہا ایک حوالدار کو ساتھ لیجا کر پوکر میں چھپا رکھا۔ اور ایک روز ملزم کو اپنے گھر میں سونے کے لئے لایا۔ دوسرے روز جب تانتیا چاہ کے پاس چلم پی رہا تھا انہوں نے تانتیا کو مع اور دو شخصوں الگذار اور صاحبے گرفتار کر لیا۔ دوسروں کو تو سزا ہوئی مگر ملزم ۲۴ ڈسمبر کو بھاگ گیا۔ موہن کو ایک سو روپیہ انعام ملا۔ اب وہ چار سال سے فوت ہو گیا ہے دو سال گذرے ہیں کہ ملزم پوکر کو آیا اور پٹیل سے پانچسو روپیہ جرمانہ طلب کیا۔ میں نے کہا کہ میرے پاس کوئی روپیہ نہیں۔ اس پر ملزم نے معہ اپنے چھ ہمراہیوں کے ہم پانچ شخصوں کو باندھکر خوب مارا۔ انہوں نے میرا ہاتھ توڑ ڈالا اور ہمیں جنگل کیطرف کھینچکر لیگئے اور جو کچھ ہمارے پاس تھا سب کچھ لوٹ لیا اور وہیں سے ایک جا قو بھی لیگئے دوسرے گواہونکی شہادت بھی ہوئی تھی۔ سب نے تانتیا کی شناخت کی اور بیان کیا کہ اسی شخص نے ۴ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو ڈاکا مارا تھا۔ ملزم نے کوئی عذر نکیا۔ اس لئے زیر دفعہ ۳۹۵ و ۳۹۰ سشن سپرد ہوا۔ دوسرا الزام لگے بدھ یا منگل کو مسموع ہوگا۔

ہماری جنتری کے خریدار

اکثر خریداران جنتری کے خطوط بطلب ایک یا دو جنتریوں کے ہمارے پاس پہنچتے رہتے ہیں اور قیمت نہیں بھیجتے باوجودیکہ ہمنے ۲۶ ستمبر کے نور افشاں میں صاف بتا دیا کہ جو صاحب ۲۰ کے اندر اندر خرید کرنا چاہیں وہ بحساب فی جنتری ۳ پائی اور ۴ جنتریوں تک ۱/ اور ۷ تک ۲/ محصول بھیجکر منگوالیا کریں ضرورت خط و کتابت کی نہیں ہے اور یہہ بات بھی بتا دی گئی کہ ایک جنتری منگوانے میں ۱/ محصول دینے سے بہتر ہے کہ زیادہ جنتری ۵۔ ۱۰۔ ۱۵ تک ۲/ میں منگوائی جائیں اور چونکہ یہہ جنتری ہر شخص کے کارآمد ہے لہذا منگا لینے بیشتر خریدار کا ہم پہنچنا واجب ہے آئندہ یاد رہے کہ بغیر قیمت نمونہ نہیں ملیگا سو سے زیادہ کے خریدار بصیغہ ویلیوپے ایبل بھی منگوا سکتے ہیں۔

المشتہر — اڈیٹر نور افشاں

لودیانہ

رام لیلا کا میلا معمولی دھوم دھام سے ۴ اکتوبر سنہ حال کو بخیریت گذر گیا انتظام پولیس عمدہ تھا خصوصاً اس امر میں کہ جسطرف مستورات کا ہجوم غفیر تھا مردونکو انکے سامنے ہو کر گذرنیکی ممانعت تھی ایسا انتظام سب میلوں میں ہوا کرے تو بہت بہتر ہے۔ صحت اچھی ہے پیدایش ۴۴ اموات ۱۶

اشتہار

۱۰ اکتوبر

ہوشیارپور مشن کی لڑکیوں کا یتیم خانہ بورڈنگ سکول تعطیل کے بعد ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو پھر کھل گیا جو کوئی اس مدرسہ میں لڑکیوں کو داخل کرنا چاہتے ہیں وہ مہتمم صاحبہ سے درخواست کریں جن سے داخلہ اور فیس کی شرح اور پڑھائی وغیرہ کا حال پورے طور پر معلوم ہو جاویگا۔

(مسس) ایم جیٹبرجی ہوشیارپور

مہتمم ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء

اشتہار

۱۰ اکتوبر

زنانہ مدرسہ کوئیٹہ کے لئے

ایک معلمہ کی ضرورت

مدرسہ زنانہ کوئیٹہ کے لئے ایک ایسی معلمہ کی ضرورت ہے۔ جو اُردو۔ دیوناگری اور گورمکھی جانتی ہو۔ اور جو پہلے کسی مدرسہ میں معلمہ رہ چکی ہو۔ اور سینے کا کام بھی جانتی ہو۔ شرایط حسب ذیل ہیں (۱) تنخواہ ملعہ سے صہ روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت دی جاویگی۔ (۲) کرایہ ریل پنجاب سے کوئیٹہ تک دیا جاویگا۔ (۳) اگر معلمہ عیسائی مذہب کی ہو تو اسکو مدرسہ میں جس میں عموماً ہندو و مسلمان لڑکیاں ہونگی مذہبی تعلیم نہ دینی ہوگی۔ (۴) مکان رہایش بغیر کرایہ کے ملیگا۔ (۵) مقرر پہلے تین ماہ تک امتحاناً ہوگی۔ درخواستیں معہ اسناد اگر ہوں یا تصدیق کسی مدرس یا مشنری صاحبہ کے بنام

بابو چیل رائے

سکرٹری کوئیٹہ گرلز سکول

کوئیٹہ بلوچستان

درخواستیں ایک ماہ کے اندر آنی چاہئیں

نمبر ۱۸ رپورٹ تحصیلدار جگراؤں بابت اطلاع بند کئے جانے کلرکنگ کے بسبب ہونے موسم گرما و دیگر سرنے ۱۱۴۱ لڑکوں کو اور نسبت سال گذشتہ کے کم اپنے دوسو کے قریب بسبب اسکے کہ دوران شہر مطلع ہو گئے ہیں کی شکر

اختیاری ہر لازمی نہیں۔ درخواست نسبت ملنے سو روپیہ انعام کے برکت علی چپڑاسی سیکنڈ ماسٹری وغیرہ سفارش صاحب پریذیڈنٹ بمضمون بالا و یکجا میں رہنے سے کیونکہ بخرچ کیا وہ برآمد ہوئے تھے۔ معہ رپورٹ ڈاکٹر صاحب کے انعام کا دینا بانہ دینا اختیار کمیٹی ہے۔ چونکہ برکت علی نے اچھی طرح کام کیا ہو اور جمیعدار جونگی و صاحب پریذیڈنٹ اسکی سفارش کرتے ہیں۔ لہذا تجویز ہوئی کہ سو روپیہ انعام دیئے جاویں باقی رقم جمع کریں جاوے۔ **نمبر ۱۹** سرکلر ۳۲ مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء صاحب انڈر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعلیم نسبت ترمیم ضابطہ تعلیم ترمیم دفعہ ۱۹۳۔ بابت الفاظ کا شتکاران۔ **تجویز** ہوئی کہ اطلاع ہوئی مطابق اسکے تعمیل ہو۔ **نمبر ۲۰** سرکلر ۵۰ وسلسلہ ۱۲۳ صاحب ڈایرکٹر صیغہ تعلیم پنجاب بنام صاحبان ڈپٹی کمشنر انسپکٹر وائس انسپکٹر اسکے کہ مصدر فیض کی جگہ جواب اینگلو ورنیکلر سکولوں میں پرائمری جماعتوں میں پڑھائی جاتی ہے اب صرف و نحو فارسی بجائے اسکے مقرر ہوئی اور یہ کتاب مطبع مفید عام سے مل سکتی ہے۔ **تجویز** ہوئی کہ منظور ہو مطابق اسکے عمل کیا جاوے۔ **نمبر ۲۱** اشتہار ۶ نسبت ترمیم ضابطہ تعلیم بمہر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ تعلیم۔ **تجویز** ہوئی کہ تعلیم ضابطہ میں ترمیم کیا جاوے۔ **نمبر ۲۲** مقدمات جو بسبب خلاف حسب دفعہ ۱۴۷ ایکٹ ۲۰ ۱۸۸۳ء چالان ہوئے۔

نام ملزم	نام موقع	حسب دفعہ ایکٹ ۲۰ ۱۸۸۳ء
چوہل کھتری	چاول بازار	۱۲۷ و ۱۳۹
نانک چند	"	"
کاورل	"	"
دسوندی گاذر	محلہ قاضیان	۸۸
تانی کھتری	قیصر گنج	۱۲۷
ابراہیم پسر حسینا	چھاونی	۸۸

تجویز ہوئی کہ مقدمات نسبت اشخاص مندرجہ کے عدالت فوجداری میں دایر کئے جاویں۔ **نمبر ۲۳** کاغذات منظوری رخصت ملازمان و نمبر منظوری منتقل کئے جانے۔ رخصت حفیظ الرحمن محرر چونگی خاں بہادر منظوری تقرر جانا ہے بجائے بوٹا سقہ منتقل کئے جانے مسندی سقہ بجائے نہو۔ تقرر نظام الدین۔ رخصت لاہوری خاکروب بعوض گھنگا میجاوی سقہ منظوری تقرر لالا خاکروب بجائے موس۔ تقرر ہیرا۔ تقرریہ

راموداس بجائے ... تقرر پیرو بجائے ... تقرر جمعو ... بجائے ... برجیاں خاکروب۔ تقرر خیرو بعوض بجائے ... تقرر نتھو بجائے ... تقرر ... بجائے ... نور گب ... تقرر ... بجائے روشن۔ **تجویز** ہوئی کہ تقررات منظور کئے جاویں۔ **نمبر ۲۵** رپورٹ سب کمیٹی صفائی بابت منظوری ٹھیکہ خوراک جانوران ہوس کمیٹی بنام سید محمود ٹھیکہ دار بابت ۱۹۰۶ء بتفصیل ذیل بھوسہ فی روپیہ ... تجویز ہوئی کہ ٹھیکہ بنام سید محمود ٹھیکہ دار منظور کیا جاوے ٹھیکہ دار سے حسب ضابطہ اقرار نامہ لیا جاوے۔ **نمبر ۲۶** یہ ہے فرض ہوا کہ ممبران سب کمیٹی تعمیرات تبدیل کئے جاویں اب موجودہ ہیں (۱) سید سردار علی صاحب (۲) مولوی محمد حسن صاحب (۳) منشی محمد بخش صاحب **تجویز** ہوئی کہ ممبران سب کمیٹی تعمیرات تبدیل کئے جاویں بجائے مسٹر طالب علی صاحب و منشی وحید الدین صاحب و ماسٹر سوہل راج صاحب مقرر ہوں۔ **نمبر ۲۷** چٹھی جیج صاحب سول سرجن بہادر بذریعہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بابت ملنے اسامی فیت اور ... انگریزی **تجویز** ہوئی کہ اول اسکی کیفیت کی گنجائش پیش کی جاوے۔ **نمبر ۲۸** چٹھی انگریزی ہیڈ ماسٹر صاحب معہ فہرست ناداران علم کیمیا **تجویز** ہوئی کہ واپس پریذیڈنٹ صاحب اول قیمت دریافت فرماویں۔ **نمبر ۲۹** چٹھی انگریزی ہیڈ ماسٹر صاحب بدریافت تجویز نسبت طلباء نادار درخواستان طلباء مدرسہ **تجویز** ہوئی کہ سب کمیٹی تعلیم کے سپرد کیا جاوے کہ درخواستوں حسب حیثیت قائم کریں بر حیثیت اعلی کے **نمبر ۳۰** تخمینہ مرمت کوٹھڑی مال خانہ پولیس ٹیوڈن سوئیم بتعداد ... **تجویز** ہوئی کہ کام مندرجہ بجٹ سال حال پولیس میں دیا جاوے اور لکھا جاوے کہ اس زر سے مرمت کرا دیجاوے۔ **نمبر ۳۱** کاغذات نسبت چالان ملانی کھتری و دسوند گیری بر نسبت نہ لکھوانے پیدایش ورائے ممبر صاحبان کہ اس مرتبہ معاف فرمایا جاوے۔ **تجویز** ہوئی کہ جلسہ آیندہ تک رہے۔ **نمبر ۳۲** لالہ رام جیداس صاحب تذکرہ فرمایا کہ جو کام قابل پیشی جنرل کمیٹی ہوا کرے اسکی ایک فہرست کمیٹی سے ایک روز پہلے میز پر رکھی جایا کرے تاکہ ہر ایک ممبر صاحب اس کا ملاحظہ کر لیا اور صاحب پریذیڈنٹ نے تائید فرمائی۔ **اتفاق** رائے سے تجویز ہوئی کہ یہ تجویز لالہ رام جیداس صاحب کی منظور کیجاوے اور آیندہ مطابق اسکے عمل ہو۔ **نمبر ۳۳** صاحب پریذیڈنٹ نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ آیندہ کو جو رزولیوشن کمیٹی میں لکھے جاویں وہ بابو ... اپنے ہاتھ سے لکھا کرے اور جو کچھ انگریزی کی ضرورت کو سمجھنے سے پہلے پڑھ کر اپنے حروف سے دستخط کر دیا کریں کہ درج ہے ٹھیک ہو